فیصل آباد

اگر آپ نے فیصل آباد دیکھا نہیں تو اس کا نام ضرور سُنا ہو گا۔

آئیے! آج آپ کو اس شہر کی سَیر کرا لائیں۔ ریل گاڑی پر چلنا چاہیں تو ریل حاضر ہے۔ بس سے چلنا ہے تو بس سے چلیے اور اگر آپ دُور سے آ رہے ہوں تو ہوائی جہاز میں بیٹھ جائیے، آپ فیصل آباد پُہنچ جائیں گے۔ آپ کِسی بھی سواری سے سفر کریں جب آپ شہر کے قرِیب پُہنچیں گے تو سب سے پہلے آپ کو کچھ اُونچے اُونچے مِینار نظر آئیں گے۔ لیکن اَصل میں یہ مِینار نہیں۔ یہ فیصل آباد کے کارخانوں کی چمنیاں ہیں۔ اس شہر میں کپڑے کے کارخانے ہیں۔ یہاں سُوتی کپڑا بھی بُنتا ہے اور ریشمی کپڑا بھی۔ اِن

کارخانوں میں ہزاروں مَزدُور کام کرتے ہیں۔ فیصل آباد کا بنا ہُوا کپڑا پاکستان سے باہَر دُوسرے مُلکوں میں بھی جاتا ہے۔ لوگ اس کپڑے کو بُہت پسند کرتے ہیں۔

فیصل آباد میں کپڑے کے عِلاوہ بھی بُہت سے کارخانے ہَیں۔ یہاں چِینی کا بُہت بڑا کارخانہ ہے۔ آٹے، سُوجی اور مَیدے کی مِلّیں ہیں۔ تیل نِکالنے کے کارخانے ہیں۔ یہاں بُنیانیں اور جُرابیں بھی بنتی ہیں۔

فیصل آباد میں لاکھوں اِنسان بستے ہیں، امیر بھی اور غریب بھی۔ کارخانے دار بھی اور مزدُور بھی۔ یہ سب لوگ مِل جُل کر رہتے ہیں۔ سب ایک دُوسرے کی عِزّت کرتے ہیں، ایک دُوسرے

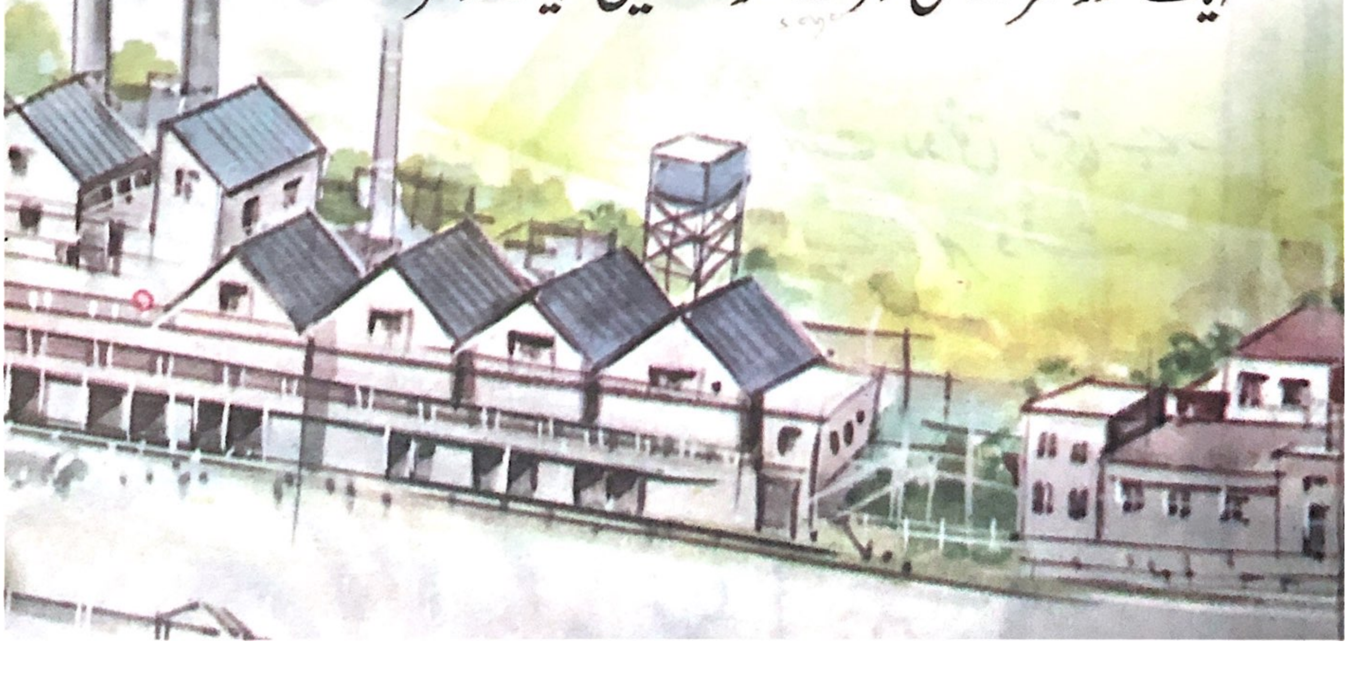

کی مدد کرتے ہیں۔ کارخانے کے
مالِک چاہتے ہیں، مزدُور خُوش حال ہوں۔ مزدُور چاہتے
ہیں، اُن کی محنت سے کارخانوں میں ترقّی ہو۔ کارخانوں میں ترقّی
ہو گی تو مُلک ترقّی کرے گا۔

اس شہر میں اچھّے اچھّے بازار بھی ہیں، جن میں بڑی بڑی
دُکانیں ہیں۔ اس شہر کے آٹھ بازار ہیں۔ آٹھوں بازار ایک
گول چوک میں آکر مِلتے ہیں۔ اِس چوک کا نام گھنٹا گھر ہے۔
گھنٹا گھر اَصل میں ایک اُونچا مینار ہے، جس کے اُوپر بہُت
بڑی گھڑی لگی ہُوئی ہے۔ یہ گھڑی چاروں طرف سے نظر
آتی ہے۔

شہر کے اس حِصّے میں بہُت رونق رہتی ہے۔
لاکھوں روپے کا لین دین ہوتا ہے۔ ہر وَقت

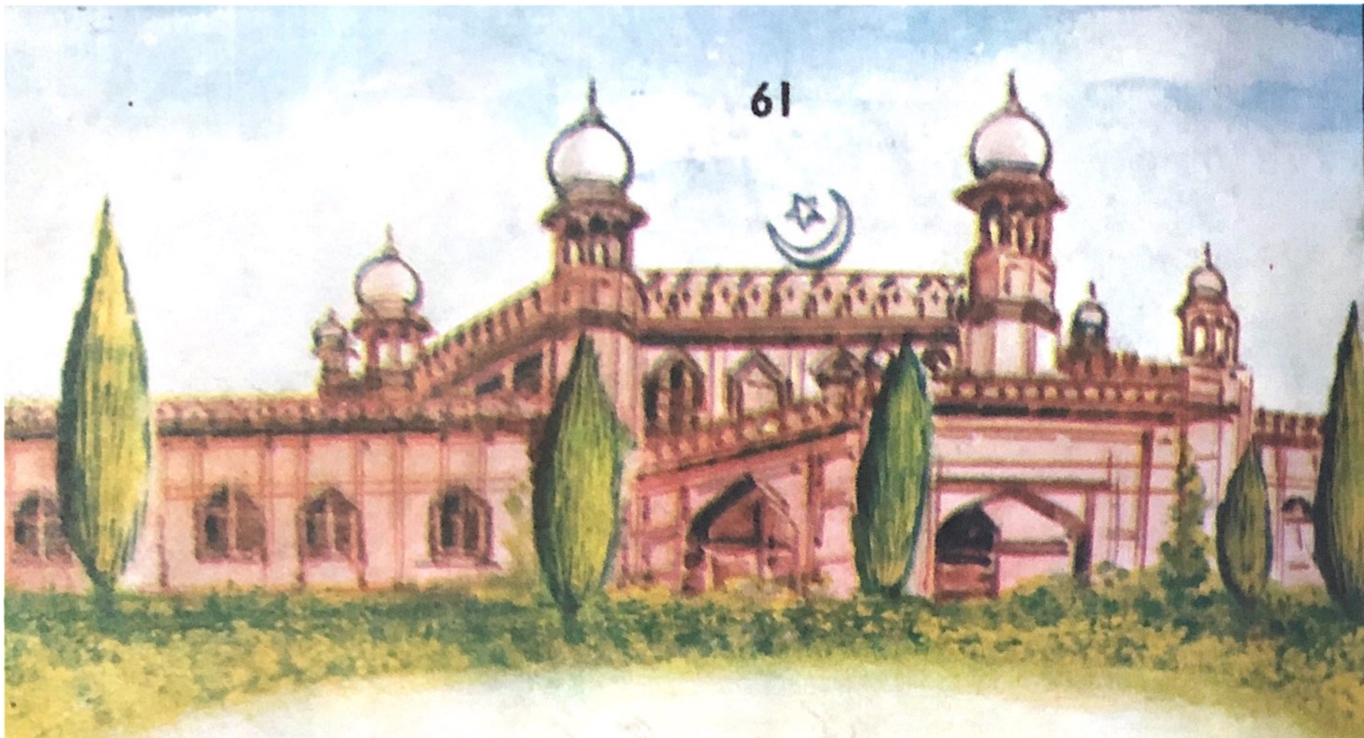

یُوں نظر آتا ہے جیسے کوئی میلا لگا ہُوا ہو۔

فیصل آباد میں بہُت سے سکُول اور کالج ہیں۔ ایک یونیورسٹی بھی ہے جہاں زراعت کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔

ڈاکٹری کی تعلیم کے لیے بھی ایک کالج ہے۔ پڑھنے کے لیے دُور دُور سے لڑکیاں اور لڑکے فیصل آباد آتے ہیں۔

فیصل آباد میں غلّے کی بہُت بڑی منڈی بھی ہے۔ یہاں گندُم، چنے، کپاس، گھی اور تیل کا کاروبار ہوتا ہے۔ فیصل آباد کے اِردگِرد کی زمین بہُت زرخیز ہے۔ اس زمین میں فصلیں بہُت اچھّی ہوتی ہیں۔ اناج زیادہ اُگتا ہے۔ یہی اناج منڈی میں آکر بِکتا ہے۔ لوگ اسے خریدنے کے لیے فیصل آباد آتے ہیں۔

اِسی لیے اس شہر میں ہر وَقت رَونق رہتی ہے۔